سوال

(178) کیا امام شافعی امام ابو حنیفہ کی قبر پہ گئے تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجی الی قبرہ فی کل یوم ۔ یعنی زائرا۔ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وجئت الی قبرہ وسالت اللہ تعالی الحاجۃ عندہ فما تبعد عنی حتی تقضی'' میں ابو حنیفہ کے ساتھ برکت حاصل کرتا اور روزانہ ان کی قبر پر زیارت کے لیے آتا۔ جب مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتا اور ان کی قبر پر جاتا اور وہاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرتا تو جلد ہی میری ضرورت پوری ہوجاتی۔ (بحوالہ تاریخ بغداد) کیا یہ روایت صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت تاریخ بغداد (۱ ۱۲۳) واخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیمری (ص ۸۹) میں ''مکرم بن احمد قال : نبانا عمر بن اسحاق بن ابراہیم قال : نبانا علی بن میمون قال : سمعت الشافعی۔۔۔'' کی سند سے مذکور ہے۔

اس روایت میں ''عمر بن اسحاق بن ابراہیم'' نامی راوی کے حالات کسی کتاب میں نہیں ملے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛ ''غیر معروف۔۔۔'' یہ غیر معروف راوی ہے۔۔۔ (السلسلۃ الضعیفۃ ۱ ۳۱ ح ۲۲)

یعنی یہ راوی مجہول ہے لہٰذا یہ روایت مردود ہے۔

اس موضوع و مردود روایت کو محمد بن یوسف الصالحی الشافعی (عقود الجمان عربی ص ۳۶۳ و مترجم اردو ص ۴۴۰) ابن حجر ہیتمی بتدع (الخیرات الحسان فی مناقب النعمان عربی ص ۹۴ و مترجم ص ۲۵۵ [سرتاج محدثین]) وغیرہما نے اپنی کتابوں میں بطور استدلال و بطورِ حجت نقل کیا ہے مگر عمر بن اسحاق بن ابراہیم کی توثیق سے خاموشی ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ اسی ایک مثال سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تحقیق و انصاف سے دور بھاگنے والے حضرات نے کتبِ مناقب وغیرہ میں کیا کیا گل کھلا رکھے ہیں۔ یہ حضرات دن رات سیاہ کو سفید اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں حالانکہ تحقیقی میدان میں ان کے سارے دھوکے اور سازشیں ظاہر ہوجاتی ہیں پھر باطل پرست لوگوں کو منہ چھپانے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی۔ مردود روایات کی ترویج کرنے والے ایک اور روایت پیش کرتے ہیں کہ شہاب الدین الابشیطی (۸۱۰ھ وفات ۸۸۳ھ) نامی شخص نے (بغیر کسی سند کے)

نقل کیا ہے : امام شافعی نے صبح کی نماز امام ابوحنیفہ کی قبر کے پاس ادا کی تو اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ جب ان سے عرض کیا گیا تو فرمایا : اس قبر والے کے ادب کی وجہ سے دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ (عقود الجمان ص ۳۶۳، الخیرات الحسان ص ۹۴ تذکرۃ النعمان ص ۴۴۰، ۴۴۱ سرتاج محدثین ص ۲۵۵) یہ سارا قصہ بے سند، باطل اور موضوع ہے۔

اسی طرح محی الدین القرشی کا طبقات میں بعض (مجہول) تاریخوں سے عدمِ جہر بالبسملہ کا ذکر کرنا بھی بے سند ہونے کی وجہ سے موضوع اور باطل ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے امام شافعی کے امام ابوحنیفہ کی قبر پر جانے والے قصے کا موضوع اور بے اصل ہونا حدیثی اور عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔

دیکھئے ''اقتضاء الصراط المستقیم'' (ص ۳۴۳، ۳۴۴ دوسرا نسخہ ص ۳۸۵، ۳۸۶)

جو شخص ایسا کوئی قصہ ثابت سمجھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ قصے کی صحیح متصل سند پیش کرے۔ مجرد کسی کتاب کا حوالہ کافی نہیں ہوتا۔

تنبیہ بلیغ : امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ سے امام ابوحنیفہ کی تعریف و ثنا قطعاً ثابت نہیں ہے بلکہ اس کے سراسر برعکس امام شافعی رحمہ اللہ سے امام ابوحنیفہ پر جرح باسند صحیح ثابت ہے دیکھئے آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم (ص ۱۷۱، ۱۷۲ وسندہ صحیح، ۲۰۱، ۲۰۲ وسندہ صحیح) تاریخ بغداد (۱۳ ۴۳۷ وسندہ صحیح، ۲ ۱۷۷، ۱۷۸ وسندہ صحیح)

لہٰذا اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ امام شافعی کبھی امام ابوحنیفہ کی قبر کی زیارت کے لیے گئے ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص409

محدث فتویٰ